سوال:

اسلام کے بنیادی عقائد اور اس کے انسانی زندگی پر اثرات بیان کریں؟

جواب:

دین اسلام میں داخل ہونے کے لیے اسلام کے بنیادی عقائد پر ایمان لانا لازم ہے۔ اسلام کے بنیادی عقائد سے مراد اللہ پر ایمان لانا، رسولوں پر ایمان لانا، الہامی کتابوں پر ایمان لانا، فرشتوں پر ایمان لانا اور آخرت کے دن میں سزا و جزا پر ایمان لانا ہے۔ ان عقائد پر ایمان لائے بغیر کوئی بھی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اسلام کے بنیادی عقائد پر ایمان لانا انسان کی روحانی، اخلاقی، معاشرتی اور سیاسی زندگی پر اثر کرتا ہے۔ عقائد پر ایمان لانے سے انسان کو اپنے خالق حقیقی کا پتہ چلتا اور وہ ان تصورات کے زیر اثر صبر و تحمل، عاجزی و انکساری، ہمدردی، مساوات اور عدل کا متمنی ہوتا ہے۔ نیز یہ عقائد انسان کو اپنے وجود کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں اور اس کی اس دنیا میں موجودگی کی وجوہات بتاتے ہیں۔ اور وہ شخص ان عقائد کی روشنی میں پھر اپنے آپ کو بہتر بنانے کے اقدامات کرتا ہے۔

اسلام کے بنیادی عقائد:

اسلام کے بنیادی عقائد سے مراد اللہ تعالیٰ پر، رسولوں پر، الہامی کتابوں پر، فرشتوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لانا ہے۔ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے ان عقائد پر ایمان لازم جز ہے

اللہ تعالیٰ پر ایمان:

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ

اس کائنات کا مالک ہے وہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان دین اسلام کی اساس ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے کہ:

"کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اس کا کوئی ہم سر نہیں۔"
(سورۃ اخلاص)

رسالت پر ایمان:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے ہر زمانے میں انبیاءؑ مبعوث فرمایا۔ فرمائے۔ ایک حدیث سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کو اس دنیا میں بھیجا۔ انبیاءؑ نے انسانوں تک اللہ کا پیغام پہنچایا۔ رسالت کا یہ سلسلہ آپؐ پر ختم ہوا۔ آپؐ سلسلہ رسالت کے آخری نبی ہیں۔ اور اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اور نبیؐ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ تو اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں اور بے شک تمہارا رب خوب جاننے والا ہے۔"
(سورۃ الاحزاب : 47)

اسی طرح آپؐ نے فرمایا۔

"میری مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ایک عمارت بنائی ہو

Day: Date:

اور بہت خوبصورت بنائی ہو لیکن اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ اور وہ اینٹ میں ہوں (الحدیث)

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے کہ

"اور ہم نے آپ کو ڈر سنانے والا اور خوشخبری سے دینے والا بنا کر بھیجا، اور ہر قوم کی طرف ایک رسول بھیجا"

(القرآن)

الہامی کتابوں پر ایمان:

الہامی کتابوں پر ایمان سے مراد کہ اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو بھیجنے کے بعد ان پر ہدایات نازل فرمائی۔ یہ ہدایت کتابوں اور صحیفوں دونوں شکلوں میں تھیں۔ اللہ تعالیٰ کل چار کتابیں نازل فرمائی۔ توریت حضرت موسیٰؑ پر، انجیل حضرت عیسیٰؑ پر، زبور حضرت داؤدؑ پر اور قرآن مجید حضرت محمدؐ پر۔ یہ کتب انسانوں کی رہنمائی کے لیے انبیاء اکرام کو دی گئی ہے۔

فرشتوں پر ایمان:

فرشتوں پر ایمان اسلام کے عقائد کا ایک اہم جز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وحی فرشتوں کے ذریعے ہی انبیاء اکرام پر نازل فرمائی۔ نیز اس کائنات اور عرش کا نظام فرشتوں کے ذریعے چلایا جا رہا ہے۔ یہ فرشتے ہی ہیں جو انسان کے نامہ اعمال کا حساب کتاب لکھ رہے ہے۔ اسلام میں حضرت ان فرشتوں میں حضرت جبرائیلؑ جو کہ انبیاء اکرام کے لیے وحی لے کر آتے تھے، حضرت میکائیلؑ جو کہ رزق اور بارش نازل فرماتے ہیں۔ حضرت اسرافیلؑ جو کہ قیامت کے دن صور پھونکیں

گئے ، اور حضرت عزرائیلؑ جو کہ انسانوں کی روحیں قبض کرتے ہیں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ منکر و نکیر اور جو قبر میں مردوں سے ~~سوالوں و جواب~~ سوال و جواب کرتے ہیں، کراماً کاتبین جو کہ انسان کے روز کے اعمال لکھتے ہیں۔ یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کائنات کا نظام چلا رہے ہیں۔

آخرت پر ایمان :

آخرت کے معنی ہے بعد میں آنے والی چیز۔

آخرت پر ایمان ، ایمان کا لازمی جز ہے۔ عقیدہ آخرت پر ایمان سے مراد ہے کہ انسان اس بات پر ایمان رکھے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور ایک دن ختم ہو جائے گی۔ اور اس دن انسان کے اعمال کا حساب و کتاب ہوگا اور اس کی جزا و سزا کا فیصلہ کیا جائے گا۔ وہ زندگی ہمیشہ کی زندگی ہوگی۔ اور یہ دنیا کی زندگی انسان کو آخرت کی تیاری کے لیے دی گئی ہے۔ عقیدہ آخرت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"کہتے ہیں کہ ہمیں کون دوبارہ زندہ کرے گا جب ہم ہڈیاں اور مٹی ہو جانے گئے۔ آپ کہہ دیجئے کہ وہ ہی زندہ کرے گا جس نے تمہیں پہلے پیدا کیا" (القرآن)

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔

"اے ایمان والو جب تم زمین کو خشک دیکھتے ہو اور پھر ہم اس پر پانی برساتے ہیں اور وہ زمین دوبارہ زندہ ہو جاتی ہے اور نمو پانے لگتی ہے، جب اس طرح ہم نے اس زمین کو زندہ کیا اسی طرح ہم انسانوں کو دوبارہ اٹھائے گئے" (القرآن)

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"اور جب مُردوں کو زندہ کیا جائے گا کہیں گے کہ ہمیں کس نے اٹھایا، ہائے یہ وہی ہے جس کا رب نے وعدہ کیا تھا"

(القرآن)

انسانی زندگی پر اثرات:

عقائد کے انسانی زندگی پر بہت موثر اثرات ہیں۔ یہ عقائد انسانوں کو اس دنیا میں ان کی موجودگی کی وجوہات بیان کرتی ہے۔ اور ان کو یہ زندگی بہت اور موثر طریقے سے گزارنے کے اصول و ضوابط بھی دیتی ہے۔ عقائد کے انسانی زندگی پر اثرات درج ذیل ہیں:

مقصد حیات:

عقیدہ توحید پر ایمان انسان کو یہ بتاتا ہے کہ اس کی اس دنیا میں موجودگی کی اصل وجہ کیا ہے؟ انسان کو اپنے خالق حقیقی کا پتہ چلتا ہے اور اس کو اپنی مقصد حیات بھی مل جاتا ہے جو کہ خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔ اور رسول رسولوں، فرشتوں اور الہامی کتابوں پر ایمان اس کو اپنے مقصد کو موثر طریقے سے پورا کرنے کے اصولوں و ضوابط بھی مل جاتے ہیں۔

عزت نفس:

عقیدہ توحید سے انسان کو پتہ چلتا ہے کہ انسان کا مالک حقیقی اللہ ہے اور اس کے لیے اُس کو کسی کے آگے سر جھکانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب اس کائنات کا مالک اللہ ہے تو اُس کو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے جس سے انسان

کی عزت نفس محفوظ رہتی ہے اور وہ اپنے آپ کو طرح طرح کے لوگوں کے آگے جھکنے سے محفوظ کر لیتا ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اخوت و بھائی چارہ:

عقائد پر ایمان انسان میں اخوت و بھائی چارے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ جب انسان کو یقین ہو کہ اس کا مالک اللہ ہے اور انسان کو اس کے سامنے پیش ہونا ہے تو وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ محبت و ہمدردی سے پیش آتا ہے۔ نیز الہامی کتب بھی اس میں یہ جذبہ پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ان کی تعلیمات انسان کو آپس میں مل جل کر محبت سے رہنے کا جذبہ دیتی ہیں۔

مضبوط اخلاق و کردار:

عقائد پر ایمان انسان کے اخلاق و کردار کو مضبوط کر دیتے ہیں۔ ان پر ایمان سے انسان میں طاقت کا جذبہ موجزن ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے آپ کو زمینوں خداوؤں اور ظالم و جابر کے خلاف کھڑا ہوا محسوس کرنے میں ذرہ بھی گھبراہٹ کا سامنا نہیں کرتے۔ عقائد انسان کے اندر عدل و انصاف، آپسی محبت اور خدا ترسی کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔

عجز و انکساری:

عقائد انسان میں عاجزی و انکساری کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ جب انسان کو یہ پتہ ہو کہ مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی ذات اس دنیا میں حقیر شے سے زیادہ نہیں تو

وہ عجز وانکسار ہوتا ہے اور اپنے آس پاس کے لوگوں سے ادب و احترام سے پیش آتا ہے اور انہیں تکلیف دینے سے پہلے سوچتا ہے کہ آخرت کے دن وہ اس کا کیا جواز پیش کرے گا۔

عدل و انصاف:

عقائد پر ایمان انسان کو عدل و انصاف کرنے پر اکساتا ہے۔ آخرت پر ایمان انسان کو حرام، دیانت داری، ظلم، ناانصافی، اور جبر سے روکتا ہے۔ ایمانت داری اور عدل و انصاف کی فضا قائم ہوتی ہے۔

خلاصہ:

عقائد سے مراد اللہ، رسالت، فرشتوں، الہامی کتابوں اور آخرت پر ایمان لانا ہے۔ عقائد پر ایمان لانے سے انسان کو اپنا مقصد حیات مل جاتا ہے۔ انسان میں عاجزی و انکساری پیدا ہوتی ہے اور اس کا کردار مضبوط ہوتا ہے۔ عقائد معاشرے میں امن و امان، اخوت و بھائی چارے، عدل و انصاف کی فضا قائم کرنے میں موثر ہیں۔ اور یہ دیانت داری، حرام، ظلم و جبر کو معاشرے سے ختم کرتے ہیں۔ اور معاشرے کو ایک پرامن معاشرہ بناتے ہیں۔